



سوال

(1) کیا مرزائی، رافضی اور چکڑالوی کافر ہیں؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

معتزلہ، جمہیہ، قدریہ، جبریہ، مرزائیہ، چکڑالویہ، رافضیہ بلا تفضیلیہ وغیرہ وغیرہ فرقتے یہ قطعی کافر ہیں یا نہیں؟ نماز میں ان کی اقتداء اور ان سے سلام و مصافحہ کرنا روا ہے یا نہیں۔؟ ان کی ورثہ مسلم کو یا مسلم کی وراثت ان کو پہنچتی ہے یا نہیں؟ اور مسلم عورت کو ان کے ساتھ نکاح کرنا جائز ہے یا نہیں؟ اگر مسلمان عورت کا خاوندان فرقوں میں داخل ہو جائے، مذہب اہل سنت و الجماعت بدل لے تو نکاح ٹوٹ جاتا ہے یا نہیں؟ بلا طلاق وہ دوسری جگہ نکاح لے سکتی ہے یا نہیں؟ ازراہ کرم کتاب و سنت کی روشنی میں جواب دیں جزاکم اللہ خیرا

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

ان فرقوں کے گمراہ، زندلیق، ملحد، بدعتی ہونے میں تو کوئی شبہ نہیں۔ البتہ کافر ہونے میں تفصیل ہے۔

مرزائیہ، چکڑالویہ تو بے شک کافر ہیں۔ معتزلہ، جمہیہ، قدریہ، جبریہ بھی تقریباً ایسے ہی ہیں، لیکن صاف کافر کہنا ذرا مشکل ہے۔ رافضیہ میں سے غالی قطعاً کافر ہیں، جو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ وغیرہم کو مرتد کہتے ہیں اور زید یہ کافر نہیں ہیں جن کا عقیدہ ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی امامت خطا نہیں ہے مگر حضرت علی رضی اللہ عنہ افضل ہیں اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے بارہ میں ساکت ہیں نہ لہجھا کہتے ہیں نہ برا۔

اگر ان فرقوں کی اور ان کے علاوہ باقی فرقوں کی تفصیل مطلوب ہو تو کتاب الملل والنحل ابن حزم اور شہرستانی وغیرہ کا مطالعہ کریں اور نواب صدیق حسن خان مرحوم کا بھی ایک رسالہ خیمیۃ الاکوان اس بارہ میں ہے وہ بھی لہجھا ہے۔ رہا ان لوگوں سے میل ملاپ تو یہ بالکل ناجائز ہے۔

ابن کثیر جلد دوم ص 201 میں مسند احمد وغیرہ سے یہ حدیث ذکر کی ہے کہ جب تم متشابہ آیتوں کے پیچھے جانے والوں کو دیکھو تو ان سے بچو۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ان لوگوں سے ناظرہ رشتہ وغیرہ کرنا یا ایسے میل ملاپ رکھنا یا نماز میں امام بنانا اس قسم کا تعلق کوئی بھی جائز نہیں۔ بلکہ جو ان میں سے کافر ہیں اگر اتفاقی طور پر ان کے پیچھے نماز پڑھ لی جائے یا غلطی سے ان کے ساتھ نکاح کا تعلق ہو گیا ہو تو نماز بھی صحیح نہیں اور نکاح بھی صحیح نہیں۔ نماز کا اعادہ کرنا چاہیے۔ بلکہ اگر نکاح پڑھا ہوا ہو اور بعد میں ایسی بدعت کے مرتکب ہوئے جو کفر کی حد تک پہنچ گئی تو نکاح خود بخود فسخ ہو جاتا ہے۔ طلاق کی ضرورت نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:



”وَلَا تَنْجُوا الْمُشْرِكِينَ حَتَّىٰ يُؤْمِنُوا“ (سورة البقرة: 221)

”اور نہ شرک کرنے والے مردوں کے نکاح میں اپنی عورتوں کو دو جب تک کہ وہ ایمان نہ لائیں،“

اور دوسری جگہ ہے :

”وَلَا تُنكِحُوا بَعْضَ الْكُوفِرِ“

”اور کافر عورتوں کی ناموس اپنے قبضہ میں نہ رکھو“

یعنی کافر عورتوں کے ساتھ نکاح مت رکھو۔ اگر اسی حالت میں مرجائیں مسلمان ان کے وارث نہیں اور یہ مسلمانوں کے وارث نہیں۔

هَذَا مَا عِنْدِي وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِالصَّوَابِ

فتاویٰ اہلحدیث

کتاب الایمان، مذاہب، ج 1 ص 1

محدث فتویٰ